بسم اللہ الرحمن الرحیم

المقاصد السنیہ

مصنف مفتی اعظم سرحد مفتی شائستہ گل القادری رحمۃ اللہ علیہ

مترجم مفتی محمد عبدالعلیم القادری عفی عنہ

المقاصد السنیہ

لتردید الوہابیہ

مصنف: مفتی اعظم مفتی شائستہ گل القادری۔ رحمت اللہ علیہ

مترجم: مفتی محمد عبدالعلیم القادری عفی عنہ۔

امیر: مرکزی جماعت اہلسنت کراچی سٹی

ناشر۔ مفتی اعظم سرحد اکیڈمی العالمی۔

مرکزی آفس۔

دارالعلوم قادریہ سبحانیہ شاہ فیصل کالونی ۵۔ کراچی ۲۵

0333 - 8270485 - 0333 - 2108534

نام کتاب۔ اثبات الاغراض والمقاصد السنیة لتردید الخرافات القبیحة الوهابیة

مصنف۔ مفتی اعظم سرحد مفتی شائستہ گل۔ رحمۃ اللہ علیہ

مترجم ۔۔۔۔ محمد عبدالعلیم القادری

کمپوزنگ ۔۔۔ محمد عبدالعلیم القادری

امیر: مرکزی جماعت اہلسنت کراچی سٹی

پروف ریڈنگ۔ محمد عبدالعلیم القادری، مولانا مختار قادری، مولانا رحیم داد قادری، مولانا عبداللہ قادری، مولانا تصور حیات قادری، مولانا دوست محمد القادری

تاریخ طباعت۔ پیر ۲۶ ستمبر ۲۰۰۵

ہدیہ) ....

ناشر۔ مفتی اعظم سرحد اکیڈمی العالمی۔

دارالعلوم قادریہ سبحانیہ شاہ فیصل کالونی ۵ کراچی ۲۵

0333-2108534 - 4603325

فہرست

مجھے رسول اکرم ﷺ نے بھیجا ہے۔ وہ عورت کہنے لگی (جب) آپکو رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ہے
اور آپ، اللہ جل جلالہ کے رسول ﷺ کے قاصد ہیں۔ تو کیا آپ مجھے (شریعت کے مسائل) نہیں
بتائیں گے، مُعاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا (کیوں نہیں) جو چاہو مجھ سے سوال کرو
''پوچھو'' میں (بتاؤں گا) مسند امام احمد۔ معجم الطبرانی الھیثمی فی مجمع الزوائد۔ باب حق الزوج علی المرأۃ۔

(۳) حدیث مذکورہ بالا سے

اولاً۔ ادلۃ ثلاثہ کی ترتیب معلوم ہوتی ہے۔ کہ سب سے مقدم کلام الٰھی ہے۔ پھر سنت رسول ﷺ اسکے بعد اجماع وقیاس ہے۔

ثانیاً۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام مسائل کا حل ہمیں قرآن کریم سے تفصیلاً نہیں مل سکتا۔

ثالثاً۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ سنت رسول ﷺ اگرچہ کلام الٰہی کی شرح ہے، لیکن تمام مسائل کا حل تصریحاً وتفصیلاً یہاں بھی نہ مل سکیں گے۔ بلکہ بعض عنوانات پر احادیث آپس میں ٹکراتی (متضاد) ہوئی بھی ملیں گی۔

ایسے مواقع پر اجماع صحابہ کی روشنی میں دیکھا جائیگا جن مسائل کا حل ہمیں کتاب وسنت میں تصریحاً وتفصیلاً نہ ملے۔ ان میں آئمہ مجتہدین کی تقلید کیجائیگی۔ کیونکہ آیات واحادیث اور اجماع صحابہ کی روشنی میں جو فیصلے مجتہدین عظام نے فرمائے ہیں۔ وہ آج تک کوئی دوسرا نہیں کرسکا اور نہ یہ ممکن ہے کہ میدان اجتہاد میں ان بزرگوں کی کوئی ہمسری کرسکے اس امت میں ان حضرات کا وجود نبی کریم رحمت عالم ﷺ کا علمی معجزہ ہے۔

﴿آئمہ مجتہدین چار ہیں﴾

(۱) سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ 179ھ التوفی۔767ء

(۲) سیدنا امام مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔179.ھ التوفی 795ء

(۳) سیدنا امام محمد بن ادریس شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ متوفی۔204ھ۔719ء

(۴) سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ متوفی۔241ھ۔855ء

اہل حق کے یہی آئمہ مجتہدین ہیں۔ جنکے اجتہادی مذاہب مدون ومنضبط ہیں۔ لہذا اجتہادی مسائل میں ان چاروں میں سے کسی ایک کی تقلید کرنا ضروری ہے۔ جوان چاروں میں سے

کسی کی تقلید نہ کرے بلکہ محقق بن کر اجتہادی مسائل کو قرآن وحدیث سے خود حل کرے۔ وہ گمراہ، بدمذہب، بے دین، اور اجماع امت کا مخالف ہے۔

مقام غور ہے۔ کہ ان بزرگوں کے بعد بھی امت مصطفوی ﷺ میں لاکھوں ایسی عظیم ہستیاں گذری ہیں جن میں سے ہر ایک علم وعرفاں کے بحر بیکراں تھے، اسکے باوجود وہ حضرات بھی آئمہ مجتہدین کی تقلید سے بے نیاز نہ رہ سکے۔ تو آج کل کے محقق بننے والے اور آئمہ مجتہدین کے منہ آنے والے مدعیانِ خام کس گنتی میں شمار ہوتے ہیں۔ بعض گمراہ گر اس پُرفتن دور میں اجتہاد وتحقیق کے بڑے اونچے دعوے کرتے ہیں۔ العیاذ باللہ۔

﴿امام شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں﴾

عن شريح . ان عمربن الخطاب كتب اليه. ان جاءك شئ في كتاب الله فاقض به. ولا يلتفتك عنه الرجال. فان جاءك ماليس في كتاب الله. فانظر سنة رسول الله ﷺ فاقض بها. فان جاءك ماليس في كتاب الله و لم يكن فيه سنة رسول الله ﷺ فانظر مااجتمع عليه الناس. فخذبه. فان جاءك ما ليس في كتاب الله ولم يكن في سنة رسول الله ﷺ ولم يتكلم فيه احد قبلك. فاختراي الامرين شئت. ان تجتهد الرأيك ثم. فتقدم و ان شئت ان تتأخر. فتأخر. ولا أرى التأخر الاخير لك. حجة الله البالغه.

امام شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریحؒ نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے لکھا اگر تمہارے پاس کوئی ایسا مسئلہ آئے جس کا جواب کتاب اللہ میں موجود ہو تو اسکے مطابق فیصلہ کرو، اور ایسا نہ ہو کہ لوگ تجھے کتاب اللہ سے باز رکھیں اور اگر تمہارے پاس کوئی ایسا مسئلہ آئے جسکا جواب نہ کتاب اللہ میں موجود ہو اور نہ رسول اللہ ﷺ کی سنت میں تو ایسی بات تلاش کرو جس پر پچھلے لوگ متفق ہوں سو اس پر عمل کرو اور اگر تمہارے پاس ایسا مسئلہ آئے، جو قرآن وسنت میں نہ ہو اور گزرے ہوئے کسی فقیہ صحابی نے بھی اس میں کلام نہ فرمایا ہو۔ تو دو (۲) باتوں میں سے جسے چاہو، اختیار کر لو، اگر اپنی رائے سے اجتہاد، کرکے فیصلہ کرنا چاہو تو کرلو، ا ور اگر چاہو، تو اجتہاد میں تاخیر کرو، اور میں تمہارے لئے تاخیر کو بہتر سمجھتا ہوں۔

﴿تیسری حدیث تقلید کے ثبوت میں﴾

عن علی رضی ؓ قال بعثنی رسول الله ﷺ الی الیمن قاضیافقلت یارسول الله ﷺ ترسلنی وانا حدیث السن ولاعلم لی بالقضاء فقال ان الله تعالیٰ سیهدی قلبک ویثبت لسانک اذا تقاضی الیک رجلان فلا تقض لاول حتیٰ تسمع کلام الآخر فانه احری ان یتبین لک القضاء قال فما شککت فی قضاء بعد۔ الترمذی وابوداؤدوابن ماجۃ۔مشکوٰۃ۔قضاء324

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے قاضی یمن بنا کر یمن کیطرف بھیجنے لگے، میں عرض گذار ہوا یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے (یمن کا قاضی بنا کر یمن) بھیج رہے ہیں حالانکہ میں کم سن ہوں اور (فریقین میں) فیصلہ کرنے کا مجھے علم بھی نہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب اللہ تعالیٰ تمہارے دل کو اس کا راستہ دکھا دیگا اور تمہاری زبان کو اس پر قائم کردیگا جب فریقین تمہارے سامنے بیٹھ جائیں تو جلدی فیصلہ نہ کرنا جب تک دوسرے کی بات نہ سن لو جیسے تم نے پہلے کی باتیں سنیں یہ طریقہ کار تمہارے فیصلہ کو واضح کردیگا (حضرت علی فرماتے ہیں) کہ اسکے بعد فیصلہ کرنے میں مجھ سے لغزش نہیں ہوئی۔ اور مجھے کبھی کسی فیصلہ میں شک واقع نہ ہوا۔

﴿حدیث چہارم ثبوتِ تقلید میں﴾

عن عمربن الخطاب رضی الله عنه قال سمعت رسول الله ﷺ یقول سئلت ربی عن اختلاف اصحابی بعدی فاوحیٰ الی یامحمد(ﷺ) ان اصحابک عندی. بمنزلة النجوم فی السماء بعضهم اقویٰ من بعض ولکل نورفمن اخذ بشیءٍ مماهم علیه من اختلافهم فهوعندی علی هدیٰ قال قال رسول الله ﷺ اصحابی کالنجوم فبایهم اقتد یتم اهتد یتم

سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، میں نے رحمت للعٰلمین ﷺ سے سنا حضور پرنور ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے رب سے اپنے صحابہ کے اختلافات کے بارے میں پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی۔

اے محمد ﷺ میرے نزدیک آپکے صحابہ آسمان کے ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے بعض بعض سے مضبوط ہیں اور ان میں سے ہر ایک کیلئے نور ہے اور جس (شخص) نے ان میں سے

جس کی اقتداء کی وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی محترم ﷺ نے فرمایا، میرے صحابہ ستاروں کے مانند ہیں تم ان میں سے جس کی بھی اقتداء کروگے، ہدایت پاؤ گے۔

﴿اس حدیث سے وجہ استدلال﴾

اس حدیث سے وجہ استدلال یہ دو صیغے (اَخَذَ) اور دوسرا (اِقْتَدَیْتُمْ) ہیں۔ یہ عینِ تقلید شخصی پر دلالت کرتے ہیں۔ بلکہ بعینہ **دَلِیْلِ تَقْلِیْدِ** شخصی ہے۔

﴿حدیث پنجم ثبوت تقلید میں﴾

عن عبدالله بن عمرو وابی هریرة رضی الله عنهما قالا قال رسول الله ﷺ اذا حکم الحاکم فاجتهد واصاب فله اجران واذاحکم فاجتهد واخطاء فله اجرواحد متفق علیہ۔ مشکوٰۃ قضاء فصل اول 324۔

حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب حاکم (یعنی حاکم مجتہد مطلق) اجتہاد سے فیصلہ کرے، اور وہ فیصلہ (عند الله) صحیح ہو تو اس کو دو اجر ملتے ہیں، اور اگر وہ اجتہاد سے فیصلہ کرے، اور وہ (عند اللہ) غلط ہو، تو اس کو ایک اجر ملتا ہے۔

﴿حضرت علامہ ملاعلی قاری رحمت اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں﴾

قال علی القاری هذالحدیث دلیل ان المجتهد یصیب ویخطی والکل مأجور.

یہ حدیث مبارک اس بات کی دلیل ہے کہ مجتہد مُصِیْبٌ (صحیح فیصلہ تک پہنچنے والا، اور مُخْطِی (باوجود محنت شاقہ کے فیصلہ کی اصلِ حق تک نہ پہنچنے والا) بھی ہوتا ہے (اللہ تعالیٰ) دونوں کو اجر عطا فرماتا ہے، اور دونوں قسموں (مُصِیْبٌ وَمُخْطِی) کے مجتہدین کو ان کے اجتہاد پر ثواب ملتا ہے، اگرچہ درجہ اور مرتبہ میں فرق ہے۔ مرقات قضاء ٣١٦

﴿علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں﴾

الاجماع (قال النووی) قال العلماء اجمع المسلمون علی ان هذاالحدیث فی حاکم عالم اهل للحکم فان اصاب فله اجران اجر باجتهاده واجر باصابته و ان اخطأ فله اجر باجتهاده وفی الحدیث محذوف تقدیره اذا اراد الحاکم فاجتهد قالوا فامامن لیس باهل للحکم فلایحل له الحکم فان حکم فلااجر له بل آثم ولاینفذحکمه سواء وافق

الحق ام لا وهی مردودة کلها ولا یعذر فی شیٔ من ذلک . نووی المسلم . اقضیہ ۲، ۷۶

تمام مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے، کہ یہ حدیث اس حاکم کے متعلق ہے، جو عالم ہو اور فیصلہ کرنیکی صلاحیت رکھتا ہو، اگر اس کا فیصلہ صحیح ہے تو اس کو دو اجر ملیں گے، ایک اجر اس کے اجتہاد کا ہوگا اور ایک اجر اس کی اصابت رائے (صحیح فیصلہ) کا، اور اگر اس کا فیصلہ (باوجود حقِ اجتہاد کے پھر بھی) غلط ہو، تب بھی اسکو اجتہاد کا اجر ملے گا (تقدیرہ) کہکر علامہ نووی رحمت اللہ علیہ نے اس طرف اشارہ فرمایا کہ حدیث مذکورہ میں کچھ عبارۃ محذوف ہے (جو یہ ہے) کہ جب حاکم (یعنی مجتہد مطلق) اجتہاد سے فیصلہ کرے اور اسکا فیصلہ صحیح ہو تو اس کو دو اجر ملیں گے (فقہاء نے کہا ہے) کہ جو شخص اجتہاد کی اہلیت نہ رکھتا ہو اس کے لئے فیصلہ کرنا جائز نہیں ہے، اور اگر کسی نااہل شخص نے فیصلہ کیا تو اسے اجر نہیں ملے گا، بلکہ وہ گنہگار ہوگا اور اسکا فیصلہ نافذ نہ ہوگا، خواہ اس کا فیصلہ صحیح ہو یا غلط کیونکہ اس کے فیصلہ کا صحیح ہونا اتفاقی ہے، اور اس کا فیصلہ کسی دلیل شرعی پر مبنی نہیں ہے، اسلئے وہ اپنے تمام فیصلوں میں گنہگار ہوگا، خواہ وہ صحیح ہو یا نہ ہو، اور اسکو معذور قرار نہ دیا جائیگا، اثباتِ تقلید میں بہت ساری احادیث وارد ہیں، میں ان ہی پانچ احادیث مبارکہ پر اکتفاء کرتا ہوں۔

تیسری بحث تقلید کا ثبوت باجماع امت

علامہ جیون رحمۃ اللہ علیہ مصنف تفسیر احمدی فرماتے ہیں۔

(۱) قد وقع اجماع علی ان الاتباع انما یجوز للائمة الاربعة . تفسیر احمدی ۵۲۶

اس بات پر اجماع ہے کہ ائمہ اربعہ کی تقلید واتباع جائز ہے۔

علامہ ابن العابدین بن ابراہیم النخعیؒ مصنف اشباہ فرماتے ہیں

ماخالف الائمة الاربعة فهو مخالف للاجماع فقد صرح فی التحریر ان الاجماع قد انعقد علی عدم العمل بمذهب مخالف للائمة الاربعة ۔ اشباہ

جو چیز ائمہ اربعہ کے نزدیک خلاف شریعت ہو۔ وہ شیٔ اجماع امت کے نزدیک بھی خلافِ شریعت ہے اور ابن الہمامؒ نے اپنی کتاب میں تصریح فرمائی ہے کہ جو حکم چاروں ائمہ کے مذاہب کے خلاف ہو اس پر عمل نہ کیا جائے۔

شیخ ابن عابدین بن محمد امین بن عمر رحمۃ اللہ علیہ

فتاوٰی شامیہ میں فرماتے ہیں۔

(۳) لایجوز احداث قول خارج عن المذاهب الاربعة ۔اھ۔ شامی جلد۱۔ قبیل رسم المفتی ۳۴

جو حکم مذاہبِ اربعہ کے مطابق نہ ہو اس پر عمل کرنا جائز نہیں

حضرت علامہ ملاجیون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

(۴) اهل کل مذهب یقولون بحقیقة المذاهب الاربعة ۔ تفسیر احمدی۔۵۲۴

تمام اہل مذاہب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مذاہب اربعہ حق ہیں۔

علامہ شیخ عبدالسلام فرماتے ہیں

(۵) قال العلامة الشیخ عبدالسلام قد انعقد الاجماع علی ان من قلد فی الفروع ومسائل الاجتهاد واحدا من هؤلاء الائمة الاربعة بعد (لانه فی الزمان الماضی) تحقق ضبط مذهبه بتوفر الشروط وانتفاء الموانع برئ من عهدة التکلیف فیما قلد فیه

اس بات پر اجماع ہو چکا ہے، کہ جس نے مسائل شرعیہ میں ائمہ اربعہ کی تقلید کی، سو وہ تکلیف دیئے جانے سے آزاد ہوا۔ کیونکہ زمانہ ماضی میں ائمہ اربعہ کا اجتہاد محقق ہو چکا ہے، اور ان مجتہدین کے اجتہاد کو تسلیم کیا گیا ہے، کیونکہ ان حضرات کا اجتہاد شرائط کے عین مطابق ہے۔ اتحاف المرید شرح جوهرة التوحید ۱۱۵

﴿اجتہاد کی تعریف﴾

قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی منہاج الوصول میں اجتہاد کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں

استفراغ الجهد فى درك الاحكام الشرعية.(منهاج الوصول ج ٣...٢٨٤)

احکام شرعیہ کوحاصل کرنے میں تمام علمی صلاحیت صرف کرنا(اجتہاد) ہے

﴿علامہ جمال الدین اسنوی نہایت السؤل میں رقمطراز ہیں﴾

الاجتهاد استفراغ الفقيه الوسع لتحصيل ظن بحكم شرعي۔

کسی حکم شرعی کے ظن کوحاصل کرنے کیلئے (مجتہد) کااپنی تمام علمی صلاحیتوں کوصرف کرنا اجتہاد ہے۔نہایت السؤل جلد٣۔٢٨٦

﴿حضرت علامہ کمال الدین ابن ہمام اجتہادکی تعریف لکھتے ہیں﴾

الاجتهاد لغة بذل الطاقة فى تحصيل ذى كلفة واصلاحا ذلك من الفقيه فى تحصيل حكم شرعى ظنى. التحریر جلد٣۔٢٩١

اجتہادکالغوی معنیٰ ہے،کسی مشقت طلب کام کوحاصل کرنے کیلئے طاقت صرف کرنا،اور اصطلاحی معنیٰ ہے،کسی حکم شرعی ظنی کوحاصل کرنے کیلئے فقیہ کااپنی علمی صلاحیتوں کوصرف کرنا

﴿فقہاء احناف کے نزدیک اہلیتِ اجتہاد کی شرائط﴾

علامہ ابوالحسن مرغینانی ۔صاحب ہدایہ اجتہاد کی شرائط بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ان يكون صاحب حديث له معرفة الفقه.اوصاحب فقه له معرفة بالحديث مثلايشتغل بالقياس فى المنصوص عليه وقيل ان يكون مع ذلك صاحب قريحة يعرف بهاعادات الناس لان من الاحكام مايبتنى عليها.

یہ کہ وہ شخص حدیث میں ماہرہو۔اور اس کوفقہ کی معرفت ہویاوہ شخص فقہ میں ماہر ہو اور اسکوحدیث کی معرفت ہوتاکہ منصوص مسائل میں قیاس نہ کرے اورایک قول یہ ہے کہ وہ ذہین اورطبّاع ہولوگوں کے عرف اور عادات کو پہچانتاہوکیونکہ بہت سے احکام عرف پرمبنی ہوتے ہیں۔

علامہ کمال الدین ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

کہ اجتہاد میں حدیث اورفقہ دونوں میں مہارت کی ضرورت ہے،تاکہ اسکاقیاس **نصِّ حدیث** کے معارض ہونہ اقاویل فقہاء کے خلاف ہو،خلاصہ یہ ہے،کہ مجتہدوہ شخص ہے،جوکتاب اورسنت کی،عبارت النص.اشارت النص.دلالت النص.اوراقتضا النص،کاعالم ہواورکتاب کے ناسخ ومنسوخ کوجاننے والاہواورشرائطِ قیاس اورمسائلِ اجتماعیہ اوراقوال صحابہ کوجاننے والاہوتاکہ وہ اقوال صحابہ یااجماع پرقیاس کومقدم نہ کرے اوراسکے ساتھ ساتھ وہ ذہین اورطباع ہواورلوگوں کے عرف وعادات کو جانتا ہوجوشخص ان تمام شرائط کاجامع ہووہ اجتہاد کرنے کااہل ہے اوراس پرلازم ہے،کہ وہ اپنے اجتہادپرعمل کرے(پھراجتہاد کی تعریف میں لکھتے ہیں)ان مذکورالصدر دلائل سے کسی حکم شرعی کوحاصل کرنے کیلئے کوشش سے غور وفکرکرناحتیٰ کہ اس حکم پرغلبہ ہو جائے۔

﴿علامہ زین الدین بن نجیم حنفیؒ نے اجتہاد کی چودہ شرائط بیان کی ہیں﴾

(١) اسلام (٢) بلوغ (٣) عقل

(٤)فقیہ النفس ہونا(یعنی طباع اورذہین ہونیزاسے استدلال واستنباط کا ملکہ تامہ حاصل ہو)

(٥)لغت عربیہ کاعلم ہو (٦)علم صرف کاعالم ہو (٧) علم نحوکاعالم ہو

(٨)علم معانی کاعالم ہو (٩)علم بیان کاعالم ہو (١٠)وجوہِ قیاس کا علم ہو

(١١)احکام سے متعلق کتاب اللہ کی آیات کاعلم ہو

(١٢)احکام سے متعلق احادیث کامتناً اورسنداً علم ہواورکتاب اورسنت کے ناسخ ومنسوخ کوجانتاہو

(١٣) اجماع کی معرفت تامہ ہو (١٤)لوگوں کے عرف اورعادت کوجانتاہو۔

﴿حضرت علامہ شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں﴾

قال العلامة ولى الله الدهلوى هذه المذاهب الاربعة المدونة المحررة قداجتمعت الامة على جوازتقليدهاالى يومناهذ۔الحجة البالغة

کہ یہ مذاہب اربعہ جومدون ہیں اورجن کے مسائل ضبط تحریرمیں لائے جاچکے ہیں۔ان کے احکام کی تقلید پرآج دن تک امت کااجماع ہے۔

﴿شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ دوسری جگہ لکھتے ہیں﴾

وقال ولی الله الدهلوی ان الامة قداجتمعت علی ان یعتمدواعلی السلف فی معرفة الشریعة فالتابعون اعتمدواعلی الصحابة وتبع التابعین اعتمدواعلی التابعین واعتمدالعلماء فی کل طبقة علی من قبلهم. الحجۃ البالغۃ مجموعۃ ۔الفتاویٰ عبدالحی جلد۱۔۲۴

تمام امت مصطفوی(ﷺ) نے شریعت مطہرہ کو پہچاننے میں سلف صالحین پراعتماد کیاہے یعنی ہر زمانے کے مسلمانوں نے اپنے زمانے کے علماء سے شریعت لی اورعلماء نے گذرے ہوئے علماء سے،ان متقدمین علماء نے تبع تابعین سے اورتبع تابعین نے،تابعین سے،اورتابعین نے صحابہ کرام سے،اور مذکورہ،طبقہ نے اپنے ماقبل طبقہ پراعتماد کیاہے۔

﴿اطائب الطیب کے مصنف لکھتے ہیں﴾

لان الشریعة عبارة عن هذه المذاهب الاربعة فحسب وهی فیهاقدانحصرت فان هذالمذاهب قددونت وقواعدهاقدضبطت واصولهابالنصوص قدانطبقت وبفضله تعالیٰ احکامهاوفروعهافی جمیع الجهات انتشرت فبحارهدایتهافی قلوب المؤمنین انفجرت ودررهاالمکنونة فی صدورالمؤمنین قداستقرت....

فنفوس المقلدین بضوء هاتجلت فرئیت بهامارأیت وحصلت بهاماحصلت وعرفت بهاماعرفت فلذلک تری ان الفرقة الناجیة المسماة باهل السنة والجماعة فیهاقداجتمعت لان الشریعة من غیرالمذاهب الاربعة فی الدنیاماوجدت

واطاعة احکام الشریعة للناس قدفرضت فان لم یحتسب هذالمذاهب الاربعة للشریعة معتبرة فالشریعت عن الدنیاعدمت لان ماسواهامن المذاهب لیست مثلهافیضبط القواعد

والاصول وفی ربطة العلة والمعلول بل کلهاقداندرست فکیف تکون هی الشریعة التی من الشارع شرعت فما اعتبرت احکامهاالمنتشرة وماحسبت فلامحالة ان هذه المذاهب الاربعة لاجراء احکام الشریعة قد بقیت لانهامن التغیرات قد حفظت لما من الدلائل التی قد ذکرت

واما اختلافات التی بین المذاهب الاربعة فمن رحمة الله للعلمین من خالق الثقلین

خلقت فامامن خارجا من هذاالزمان فهومن البدعة والنارومتبع الشیطان فالحذرالحذر فان الدین اعزما یوثر.وان المبتدع (الوهابی) لایوقروان الضلال اهم مایحذر.۱۵.اطائب الطیب علی ارض الطیب .۱۰..۱۱

ترجمہ۔کیونکہ شریعت مطہرہ ان مذاہب اربعہ سے عبارت ہے۔اوریہ کافی ہے اوربیشک شریعت کاانحصار ان مذاہب اربعہ پرہے۔کیونکہ یہ چاروں مذاہب مدون ہیں اوراسکے قواعدوضوابط ضبط میں لائے جاچکے ہیں نیزاسکے اصول نصوص کے ساتھ مطابق ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس کے احکام دُنیاکے تمام اطراف میں پھیل گئے ہیں اسکی ہدایت کے سمندر مؤمنوں کے دلوں میں موجزن ہیں۔

نیزاسکی چمکتی ہوئی موتیاں مسلمانوں کے سینوں میں قرارپاچکیں ہیں اورمقلدین کے نفوس ہدایت کے ان چمکتے ہوئے موتیوں سے روشن ہیں،میں نے ان چمکتے ہوئے موتیوں کے ذریعہ اسلام کی جو(بہاریں دیکھنی تھی)دیکھ چکاجوکچھ میں نے حاصل کرناتھا(بحمدہ تعالیٰ) حاصل کرچکا،

آپ نے دیکھاکہ فرقہ ناجیہ(جنتی گروہ)اہل السنۃ والجماعت ان ہی چارمذاہب پرجمع (متفق) ہیں اوربحمدہ تعالیٰ دنیامیں ان چارمذاہب کے علاوہ اورکوئی مذہب اس شان سے موجودنہیں، احکامِ شریعت کی اطاعت لوگوں پرفرض کی گئی ہے،سواگرمذاہب اربعہ شریعت مطہرہ کے لئے معتبرنہ ہوں توپھرشریعت دنیاسے معدوم ہوگئی ہوتی،جبکہ(بحمدہ تعالیٰ)شریعت مطہرہ اپنی آب وتاب کیساتھ موجودہے،اوررہے گی(ایک وجہ یہ بھی ہے)کہ مذاہب اربعہ کے اصول وقواعد وضوابط،رابطہ علت ومعلول ایسے قوی ہیں کہ اسکے مثل کسی اورمذہب میں اتنے ٹھوس قواعد وضوابط رابطہ علت ومعلول نہیں پائے جاتے،بلکہ(بحمدہ تعالیٰ)انکے علاوہ (تمام باطل مذہب)مٹ گئے،سوکیسے ہوسکتاہے،کہ وہ شریعت مطہرہ جسے شارع علیہ السلام ﷺ نے قائم فرمایااورپھربھی معتبرنہ ہو،اور(ائمہ مجتہدین نے)اسکے احکام کی اشاعت کی ہو، پھربھی کسی شمارمیں نہ ہو۔

سولازم ٹھہراکہ مذاہب اربعہ احکام شریعت کے اجراء کے لئے باقی ہیں،نیزچاروں مذاہب بربناء دلائل مذکورہ (بحمدہ تعالیٰ)تغیروتبدل سے محفوظ ہیں(اگرکسی کے ذہن میں یہ بات آئے کہ پھرمذاہب اربعہ میں)(فروعی)اختلافات کیوں۔

(سواسکا جواب یہ ہے) کہ یہ (فروعی اختلاف) خالق الثقلین (دونوں جہانوں کو پیدا کرنے والا اللہ جل جلالہ) کی طرف سے رحمت ہے، نیز یہ اختلاف فروعی ہے، اصولی نہیں (کیونکہ اصول میں سب متفق ہیں) سو جو شخص موجودہ زمانے میں ان چار مذاہب سے خارج (باہر) ہو، وہ بدعتی اور ناری ہے، نیز وہ شخص شیطان کا پیروکار ہے، لہذا ان (بدعتیوں ناریوں) سے بچو (یاد رکھو کہ) جو بدعتی (وہابی، ائمہ اربعہ کی تقلید نہ کرنے والا) ہے، اسکی عزت واحترام نہ کی جائے۔ (وھابیوں بد عتیوں) کی گمراہی سے بچنا نہایت ضروری ہے۔

﴿بحث چہارم﴾

غیر مجتہد کو اجتہاد کرنے سے منع کرنے کا ثبوت

(۱) عن عروة قال سمعت عبدالله بن عمر و بن العاص رضی الله عنه يقول ان الله تعالیٰ لايقبض العلم انتزاعاً ينتزعه من الناس و لكن يقبض بقبض العلماء حتی اذالم يترک عالما اتخذالناس رؤسا جهالا فسئلوا فافتؤا بغير علم فضلوا . واضلوا . رواه المسلم جلد ۲ . ۳۷۰

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ (یوں ہی) علم نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں میں (بالکل) علم نہ رہے (اور صدور سے نکال دے) بلکہ علماء کو اٹھالیا جائیگا یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہ رہیگا تو لوگ اپنے مسائل (ومعاملات) جاہل سرداروں سے طے کرائیں گے، لوگ (ان جاہل سرداروں) سے مسائل دریافت کرینگے، اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دینگے، سو وہ خود بھی گمراہ ہونگے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرینگے

اس حدیث سے وجہ استدلال اس حدیث کا آخری جملہ (**فأفتوا بغیر علم**) ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

(۲) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ من افتیٔ بغير علم كان اثمه علی من افتاه .. رواہ ابوداود۔اھ۔ مشکوٰۃ فصل ۲۔۲۷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے کسی کو بغیر علم کے فتویٰ دیا تو اس کا گناہ غلط فتویٰ دینے والے پر ہے۔

اس حدیث سے وجہ استدلال بالکل واضح ہے، کہ جو فتویٰ دینے کا اہل نہ ہو اور فتویٰ دیا، گنہگار ہے

﴿حضرت جابر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے مروی ہے﴾

(۳) عن جابر رضی و ابن عباس رضی الله عنهما (الی قولهما) قال رسول الله ﷺ قتلوه قتلهم الله . الیٰ اخره الحديث

(ایک شخص جسے غلط فتویٰ دیا گیا تھا) انتقال کر گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کو (غلط فتوی دینے والوں) نے قتل کیا، اللہ تعالیٰ انہیں قتل کرے۔

﴿استدلال کی وجہ اس حدیث شریف سے قَتَلُوْہُ کا جملہ ہے﴾

(۱) عن عمروبن العاص وابی هريرة رضی الله عنهما قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَاحَكَمَ الْحَاكِمُ

خلاصہ: یہ حدیث مبارک احادیث کے باب میں مفصل گزر چکی ہے علامہ نووی نے اس حدیث شریف کی تشریح میں، نااہل حاکم کے بارے میں فرمایا کہ (**لَایَحِلُّ لَهُ الْحُكْمُ**) یعنی نااہل حاکم کے لئے کسی کو حکم دینا جائز نہیں، اور یہ بھی فرمایا، کہ (**لَایَنْفُذُ حُكْمُهٗ**) نااہل حاکم کا حکم نافذ نہیں ہوتا۔

نیز۔ نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا۔

فهوعاص فی جميع احكامه وهی مردودة ولايعذر فی شئ من ذالک .

وہ نااہل حاکم اپنے تمام صادر کردہ احکام میں گنہگار ہے، اور اسکے تمام کے تمام نافذ کردہ احکام مردود ہیں، اور اس نااہل حاکم کو ان احکام میں ذرہ بھر بھی معذور نہ سمجھا جائے گا،

حدیث پنجم

حضرت شعبی۔ عدی بن حاتم سے روایت کرتے ہیں (جب یہ آیت نازل ہوئی)

(كلوا واشربوا حتی يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود من الفجر)

سورة بقرة آيت (۱۸۷)